603

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷	۳ جمادی الاوّل ۱۳۵۸ھ	یوم چہارشنبہ	مطابق ۲۱ جون ۱۹۳۹ء	نمبر ۱۴۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف امتحانات میں احمدی نوجوانوں کی نمایاں کامیابی

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو مسلمان نوجوانوں کی عموماً اور احمدی نوجوانوں کی خصوصاً نہ صرف ترقی بلکہ غیر معمولی ترقی کا جس قدر خیال ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ جب اور جس موقعہ پر بھی حضور نے نوجوانوں کو مخاطب کیا۔ ان سے یہی ارشاد فرمایا۔ کہ دین کے پہلوؤ کو مضبوط کرتے ہوئے دُنیاوی جدوجہد کے ہر میدان میں مردانہ وار قدم رکھو اور اس جوش اور سرگرمی سے آگے بڑھو۔ کہ سب سے نمایاں نظر آؤ۔ اسی سلسلہ میں حضور نے بارہا حضرت سید اسمٰعیل صاحب شہید کا یہ واقعہ بیان فرمایا ہے۔ کہ ایک موقعہ پر جب انہیں معلوم ہوا کہ ایک سکھ اتنا بڑا تیراک ہے۔ کہ کوئی مسلمان اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ تو اس بات کا ان پر ایسا اثر ہوا۔ کہ اسی وقت سے تیرنے کی مشق شروع کردی۔ اور آخر اس سکھ کو چیلنج کیا۔ کہ تیرنے میں مقابلہ کر لو۔ اور مقابلہ میں شکست دینے کے بعد آگے بڑھے ؛

غرض حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی یہ دلی خواہش ہے۔ کہ احمدی نوجوان کسی فن میں بھی کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ بلکہ نمایاں ہو کر دکھائیں۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ احمدی نوجوان مختلف امتحانات میں حضور کے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کر رہے ہیں۔ اور باوجود سخت مقابلہ کے ایک حد تک اس میں کامیاب ہو رہے ہیں ؛

اس سال پنجاب یونی ورسٹی کے امتحان میٹریکولیشن میں ۲۴۴۸۸ طلباء شریک ہوئے جن میں سے ۱۸۴۲۵ پاس ہوئے۔ ان پاس ہونے والوں میں سے اگرچہ سب سے زیادہ نمبر ایک ہندو طالب علم نے حاصل کئے۔ جو $\frac{730}{850}$ تھے۔ لیکن نہایت ہی قلیل فرق کے ساتھ یونی ورسٹی میں دُوسرے نمبر پر اور تمام مسلمان طلباء میں سے اول نمبر پر جو طالب علم رہا۔ وُہ ایک احمدی راجہ محمد اکرام اللہ خان ابن ڈاکٹر علم الدین صاحب رئیس آف کڑیانوالہ ضلع گجرات تھا۔ جس نے $\frac{722}{850}$ نمبر حاصل کئے۔ اٹھارہ ہزار سے زائد پاس ہونے والوں میں سے ایک احمدی طالب علم کا دوسرے نمبر پر رہنا کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ اس لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ کہ امتحان میں شریک ہونے والوں میں احمدی طلبا کی تعداد بہت ہی قلیل ہوتی ہے۔ اگر کوئی ہندو طالب علم اول رہتا ہے۔ تو گو یہ بھی قابلِ تعریف بات ہے۔ لیکن ہزاروں ہندو طالب علموں میں سے کسی نہ کسی کا نمایاں ہو جانا کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ اسی طرح کسی مسلمان طالب علم کا بھی خاص کامیابی حاصل کر لینا مشکل بات نہیں۔ کیونکہ ہندوؤں کے بعد ان کی تعداد بھی کافی ہوتی ہے۔ لیکن احمدی طالب علم چونکہ بہت ہی تھوڑے ہوتے ہیں۔ ان میں سے کسی کا اپنی قابلیت کا خصوصیت سے اظہار کرنا بہت اہمیت رکھتا ہے۔ گزشتہ سے پیوستہ سال بھی ایک احمدی طالب علم بشارت الرحمٰن نے میٹریکولیشن کا امتحان خاص امتیاز کے ساتھ پاس کیا۔ اور وظیفہ حاصل کیا تھا۔ اور اب اس نے ایف اے کا امتحان اتنے اچھے نمبروں پر پاس کیا ہے۔ اب بھی وظیفہ حاصل کرسکے گا ؛

اسی طرح اب کے ناگپور یونیورسٹی میں دو احمدی نوجوانوں مولوی محبوب عالم صاحب خالد نے ایم ۔ اے (عربی) اور مسٹر عبدالسلام صاحب اختر نے ایم ۔ اے (فلاسفی) امتیاز کے ساتھ پاس کیا ؛

پھر پنجاب سٹیٹ میڈیکل فیکلٹی کے آخری امتحان میں مسٹر محمد احمد صاحب احمدی ساکن امرتسر نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ یعنی پنجاب میں اوّل رہے ؛

نیز سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور سے اس سال اخوند محمد عبد القادر صاحب ایم اے نے بی۔ ٹی کا امتحان اعلےٰ درجہ پر پاس کیا اور کالج میں سب سے اول رہے۔ اور غالباً آپ پہلے مسلمان نوجوان ہیں۔ جنہوں نے اس کالج سے پاس ہونے والے مسلمان نوجوانوں میں سے یہ امتیاز حاصل کیا ہے ؛

مختلف امتحانات میں احمدی نوجوانوں کی یہ کامیابی نہایت ہی خوشکن اور مسرت انگیز ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ احمدی نوجوانوں کو اپنے آقا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ان توقعات کے پورے کرنے کے متعلق اپنی ذمہ داری کا احساس ہوتا جا رہا ہے۔ جو حضور ان کی نمایاں ترقی کے متعلق رکھتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ احمدی نوجوان آئندہ اور زیادہ سعی اور کوشش کر کے ہر شعبہ میں امتیازی مقام حاصل کرسکیں گے۔ اور ہر وقت ان کے پیش نظر حضور کے یہ الفاظ رہیں گے۔ کہ "مومن میں یہ غیرت ہونی چاہئیے۔ کہ کسی فن میں بھی کوئی اس سے آگے نہ بڑھنے پائے" ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ جون ۱۹۳۹ء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ گو حضور کی درد نقرس کی تکلیف میں خدا کے فضل سے بہت افاقہ ہے۔ مگر کسی نہ کسی وقت درد کی شکائت ہو جاتی ہے چنانچہ آج بھی یہ شکائت رہی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ سردرد خرابی جگر اور غنودگی ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں ۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت تاحال علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

سیدہ ام وسیم احمد صاحب حرم ثالث حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو پاؤں کے چھالوں اور درد کی شکائت ہے۔ ان کی صحت کے لئے بھی دُعا کی جائے۔

صاحبزادہ مرزا انام احمد صاحب کے دونوں پاؤں پر اگزیما بشدت ہے پیپ اور پانی بہتا ہے۔ کھانسی اور بخار کی بھی شکائت ہے۔ دُعائے صحت کی جائے۔

جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رامپوری کی اہلیہ صاحبہ کو اب خدا تعالےٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے ۔

احمدی مبلغ مشرقی افریقہ ممباسہ میں

ممباسہ ۷ جون۔ شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ ایسٹ افریقہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ بخیریت ممباسہ پہونچ گیا ہوں۔

تلونڈی جھنگلاں میں تقریریں

۱۶ جون کو تلونڈی جھنگلاں میں جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب اور مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل تشریف لائے۔ احباب جماعت نے استقبال کیا۔ اس کے بعد مدرسہ احمدیہ میں جناب چودھری فتح محمد صاحب نے تقریر فرمائی جس میں احباب جماعت کو مخالفین کے حملوں سے بچنے اور اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کے متعلق نہائت قیمتی ہدایات فرمائیں۔

رات کو بعد نماز عشاء زیر صدارت مولوی قمر الدین صاحب جلسہ منعقد ہوا جس میں مولوی محمد عبد اللہ صاحب اختر جنجوئی اور منشی محمد رمضان صاحب انور نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد صدر نے نہائت مدلل تقریر کی جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ خاکسار عبد الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ۔

314	موسن صاحب	جاوا	340	Entfoem	Java
315	ترمودی صاحب	,,	341	Emod Sahib	,,
316	جمہا صاحب	,,	342	Sarti	,,
317	شمسدی صاحب	,,	343	سفیان صاحب	,,
318	الحاج عمر صاحب	,,	344	Enoh	,,
319	الحاجہ سودہ صاحبہ	,,	345	R. Eoh	,,
320	قصاصہ صاحب	,,	346	Adiwangsa	,,
321	روم صاحبہ	,,	347	Omon	,,
322	کدما صاحب	,,	348	Hadori	,,
323	زبیدہ صاحبہ	,,	349	Moeali	,,
324	محمد سنکری صاحب	,,	350	Nji Onoh	,,
325	Barata Sahib		351	Nji Momoh	,,
	Garoet Java.		352	Nji Iga	,,
326	Karli	,,	353	Nji Mai	,,
327	انڈی صاحبہ	,,	354	Roem	,,
328	Aisjah	,,	355	Nji Oedjoe	,,
329	محمد رفیع صاحب	,,	356	Nji Srah	,,
330	راشدین سالم صاحب	,,	357	Hosunah	,,
331	حاجی طائف صاحب		358	Enkom	,,
332	راشدی صاحب		359	Sarinah	,,
333	Ontanacci		360	Mardjoeki	,,
	Carmelina		361	Aminah	,,
	Rome.		362	Mohamd-	
334	Qamar Sb Java			Ibrahim	,,
335	Enoh Sahiba	,,	363	Moemaisih	
336	Itzih	,,			Java.
337	Salwi	,,	364	R.A. Sridonari	
338	Atjah	,,			Java.
339	Trod	,,	365	Soemirah	,,

چودھری شاہ نواز صاحب سینئر وائس چیئرمین منتخب ہو گئے

۱۶ جون ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ کی میٹنگ ہوئی۔ عہدہ ہر دو وائس چیئرمین کے لئے تین اشخاص کے نام تجویز ہوئے (۱) چودھری شاہ نواز صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ (۲) چودھری غلام رسول صاحب ایم۔ ایل۔ اے اور (۳) چودھری نصیر احمد صاحب۔ نتیجہ حسب ذیل رہا۔

چودھری شاہ نواز صاحب ایڈووکیٹ ۲۲ ووٹ۔ چودھری غلام رسول صاحب ایم۔ ایل۔ اے ۱۴ ووٹ۔ چودھری نصیر احمد صاحب ۵ ووٹ۔ اس طرح پر چودھری شاہ نواز صاحب سینئر وائس چیئرمین اور چودھری غلام رسول صاحب جونیئر وائس چیئرمین منتخب ہوئے ۔

نذیر احمد باجوہ وکیل

موصی اصحاب کو ضروری مشورہ

میں موصی ہوں۔ خاکسار ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہوا۔ اور دستی بیعت ۱۹۰۵ء میں کی۔ ۱۹۰۶ء میں ایک ماہ حضرت اقدس علیہ السلام کی صحبت میں دارالامان رہا۔ میں اس وقت موجود تھا۔ جبکہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک پرانے قبرستان سے بہشتی مقبرہ میں منتقل کی گئی۔ اسوقت سے خیال تھا۔ کہ مجھے بھی اللہ تعالےٰ اس مقبرہ میں دفن ہونے کی توفیق دے۔ کئی سال گزر گئے۔ مگر وصیت نہ کر سکا۔ مگر چونکہ میری نیت نیک تھی۔ آخر خدا نے مجھے توفیق بخشی۔ کہ میں وصیت کر سکا۔ اس بارے میں میں چودھری اعظم علی صاحب سب جج کا ممنون ہوں۔ کہ انہوں نے مجھے تحریک کی۔ اور میں نے ان کے نیک مشورہ کو قبول کیا۔ اس وقت سے میں برابر اپنا چندہ ماہوار باقاعدہ ادا کرتا ہوں۔ کبھی بقایا نہیں رہنے دیا۔ میں آپ دوستوں کو اس بات پر مبارک دیتا ہوں۔ کہ آپ نے وصیت کر کے اپنا نام اس فہرست میں درج کرا لیا ہے۔ جس کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "الوصیت" میں تحریر فرمایا ہے۔

"واضح ہو۔ کہ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے۔ یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں"

۲۔ "جو امن کی حالت میں وصیت لکھتا ہے۔ اور اس وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا۔ اس کو دائمی ثواب ہوگا۔ اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا"

۳۔ "ممکن ہے۔ کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو۔ وہ ہمیں اس کارروائی میں اعتراضوں کا نشانہ بنائیں۔ اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں۔ یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے کام ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے"

بلاشبہ وصیت کرنے والوں نے اپنے ایمان اور اخلاص کا ثبوت دے دیا۔ دعا ہے۔ کہ خداوند کریم ان کے ایمان اور اخلاص میں اور ترقی دے۔ اور خاکسار کو اور ان سب دوستوں کو اس بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کا موقعہ نصیب ہو آمین۔ مگر یہ ابھی ابتدا ہے۔ ہم میں سے ایسے بھی ہوں گے۔ جنہوں نے علاوہ ماہوار آمد کے حصہ جائداد کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کی ہوگی۔ جس کا فیصلہ ہماری وفات کے بعد ہوگا۔ یعنی اس کی ادائیگی ہمارے ورثاء کے ذمہ ہوگی۔ سو پیارے بھائیو! یہی ایک بات ہے جس کے لئے میں آپ دوستوں کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

ماہوار آمد کا ثواب تو ہمیں اسی وقت سے مل رہا ہے۔ جب سے ہم نے ادائیگی شروع کی ہے۔ مگر جو ہماری وفات کے بعد انجمن کو حصہ ملے گا۔ اس کا ثواب ہمیں اپنی وفات کے بعد ملنا شروع ہوگا۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہماری وفات کے بعد کیا واقعات پیش آئیں گے ممکن ہے۔ کہ ورثاء ادا نہ کر سکیں اور ہماری وصیت پایۂ تکمیل تک نہ پہونچ کر ہم مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے سے محروم رہ جائیں۔

پھر یہ بھی ممکن ہے۔ انجمن کو ہماری وصیت کردہ جائداد کے وصیت کردہ حصہ کی رقم یا جائداد لینے میں طرح طرح کی الجھنیں پیش آئیں۔ خاکسار نے ان تمام شبہات پر نظر کر کے ارادہ کیا ہے۔ کہ وصیت کردہ جائداد کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ہی ادا کر دوں۔ تاکہ

(۱) مجھے ابھی سے ثواب ملنا شروع ہو۔

(۲) بعد وفات ورثاء کو رقم ادا کرنی دوبھر نظر نہ آئے۔

(۳) صدر انجمن کے کارکنوں کو وصولی کے مخمصے میں پڑنے سے بچاؤں۔

سو میں نے اس تحریر کے ساتھ ایک سو روپیہ ارسال کر دیا ہے۔ اگر آپ بھی ایسا ہی کریں۔ کہ کچھ نہ کچھ پس انداز کر کے اپنی جائداد کے حصہ کا حق وصیت اپنی زندگی میں ہی ادا کر دیا تو انشاء اللہ تعالےٰ یہ آپ کے لئے موجب برکت اور رحمت ہوگا۔ اور آپ ابھی سے ثواب کے مستحق ہو جائیں گے۔ اور ساتھ ہی پسماندگان کو بعد کی تکلیف سے جو ادائیگی رقم کے بارے میں ہوگی۔ بچا لیں گے۔ اس طرح کرنے سے ایک کافی رقم بہشتی مقبرہ کی مد میں جمع ہو جائے گی۔ جس سے اشاعت اسلام کا کام پہلے سے زیادہ نمایاں طور پر ہونا شروع ہو جائے گا۔ کیونکہ موجودہ وقت میں روپیہ کی قلت کی وجہ سے تبلیغ اسلام اس پیمانہ پر نہیں ہو رہی جیسی کہ چاہیئے۔

آخر میں سکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ کی خدمت میں عرض کروں گا۔ کہ اس بارے میں آپ کی ذمہ واری بہت زیادہ ہے۔ اگرچہ پہلے بھی آپ کی طرف سے تحریک ہوتی رہتی ہے۔ مگر میں عرض کروں گا۔ کہ آپ مختلف پیرایوں میں اس تحریک کو جاری رکھیں۔ اور اس وقت تک اس کو بند نہ کریں۔ جب تک کہ تمام موصی اصحاب اپنی جائداد وصیت کردہ کا حصہ ادا نہ کر دیں۔ اور ہر ماہ۔ یا ہر ہفتہ ایسے احباب کی فہرست اخبار "الفضل" میں شائع کرنے کا انتظام کیا جائے۔ مجھے امید ہے۔ کہ موصی اصحاب اس کار خیر میں آپ کی معاونت فرمائیں گے۔ اور میری عرض کو شرف قبولیت بخشکر اپنی جائداد کا وصیت کردہ حصہ اپنی زندگی میں ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

نیازمند محمد عثمان موصی ۴۴۵۸

مساجد فنڈ کو مضبوط کیا جائے

نظارت تعلیم و تربیت میں کئی بیرونی جماعتوں سے مقامی مساجد کی تعمیر کے لئے امداد کی درخواستیں موصول ہو چکی ہیں۔ مگر مساجد فنڈ میں کوئی گنجائش نہیں۔ گزشتہ سال نظارت ھذا کی تحریک پر جماعت کے مخلصین نے توجہ فرمائی تھی۔ اور بعض جماعتوں کو مساجد کی تعمیر کے لئے امداد کی گئی تھی۔ نظارت ھذا امسال بھی اس فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک کرتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ من بنی لِلّٰہ بیتًا فی الدُّنیا بنی اللّٰہ لہ بیتًا فی الجنّۃ۔ جو شخص خانۂ خدا کی دنیا میں تعمیر کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے کیا ہی مبارک ہیں وہ لوگ جو مساجد فنڈ میں حصہ لے کر نہ صرف خدا کی خوشنودی کو حاصل کریں گے۔ بلکہ بنی اللّٰہ لہ بیتًا فی الجنّۃ کی بشارت کے مستحق ہوں گے۔ احباب خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ فقط۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ احمدیہ منہاج نبوت پر قائم ہے

ہم ممنون ہیں جناب قاضی اکمل صاحب کے۔ کہ "الفضل" میں شائع شدہ ایک مضمون سے جو غلط فہمی پیدا ہو سکتی تھی۔ اسے انہوں نے عمدگی کے ساتھ دور کر دیا۔ اور ساتھ ہی مخالفین کے مقابلہ میں ان کی کتب کے حوالے پیش کرنے کا طریق بھی بتا دیا۔ ایڈیٹر

"الفضل" ۱۸ جون میں ایک مضمون اعتراضات کے متعلق نئے حوالجات کے عنوان سے چھپا ہے اس کے متعلق یہ امر مدنظر رہے کہ سلسلہ احمدیہ منہاج نبوت پر قائم ہے۔ اور اس کا بانی خدا تعالےٰ کے نزدیک اور ہمارے اعتقاد کے مطابق ویسا ہی نبی اور رسول ہے جیسا کہ اس سے پہلے دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوتے رہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احوال ومعجزات واقوال وارشادات کی امثلہ انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات وواقعات ومعجزات کو بیانات سے دینی چاہئیں۔ اور سب سے مقدم قرآن مجید واحادیث حضرت خاتم النبیین علیہ صلوٰۃ اللہ رب العالمین ہیں۔ ہاں اتمام حجت اور الزامی طور پر سخت معاند کو قائل کرنے کے لئے اگر اس کے کسی مسلمہ بزرگ کا حوالہ دے دیا جائے تو ہرج نہیں۔ مگر اس پر انحصار نہیں رکھنا چاہیئے۔

دوم اگر ہم اپنی طرف سے کوئی امر کسی ولی اللہ کے متعلق پیش کریں۔ تو وہ تاریخی طور سے ازروے شہادات ثابت شدہ ہونا چاہیئے۔ یونہی روایات پر مبنی نہ ہو۔ اور نہ ہی ایسا ہو جس کی تردید کتاب وسنت کے قواعد واصول بالصراحت کرتے ہوں۔ مثلاً ملک الموت سے ارواح چھڑانا۔ مردوں کا زندہ کر دینا یا دیگر ایسے امور جن سے کسی کے تقدس کا ثبوت نہیں ملتا۔ بلکہ برخلاف اس کے اس خدا کے ولی پر الزام آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو کشوف ومعجزات ہم پیش کرتے ہیں۔ ان کے تحریری ثبوت موجود ہیں۔ اور زندہ گواہ بھی خدا کے فضل سے ایک سے ایک بڑھ کر حاضر ہیں۔ وہ کوئی ایسی روایات نہیں جیسی بعض اولیاء کی نسبت کتابوں میں بعد میں آنے والوں نے سنی سنائی باتوں کی بناء پر یا اپنے دل سے بنا کر یا بغیر تحقیق کے کسی وہم کا شکار ہو کر لکھ دیں۔ ایسا ہی آپ علیہ السلام کے جو اقوال وافعال ہیں۔ وہ کتاب وسنت سے مستند ہیں۔ اور کوئی ایسی بات نہیں جس کا ثبوت صحف سابقہ یا کلام اللہ سے یا حالات انبیاء عظام علیہ السلام سے نہ دیا جا سکتا ہو۔ اسی طرح حضرت غوث الاعظم کی خود تالیف کردہ کتابیں موجود ہیں۔ بشرطیکہ یہ ثابت ہو جائے۔ کہ یہ کتاب بغیر کسی تحریف وتصحیف کے پائی جاتی ہے۔ حوالہ دیا جائے تو ان سے دیا جائے اور اپنی گفتگو کی بناء ایسی ثقہ اسناد پر ہونی چاہیئے میں تو "بستان الناظر" کی ترکیب ہی کو نہیں سمجھ سکا۔ کہ اس کے کیا معنی ہوئے۔ کسی روایت میں بیان کردہ واقعہ کا خلاف عقل ونقل ہونا ہی اس امر کا شعر نہیں ہو سکتا۔ کہ مزدیکرات سے لوگ بھی عجیب ہیں جب تک کوئی خدا کا برگزیدہ ان میں موجود ہو اور اس کی زندگی مشہود تو وہ اس کے مرتبہ کا انکار کرتے ہیں۔ اس پر طرح طرح کی ناروا تہمتیں اور ناسزا الزام دھرتے ہیں لیکن جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو اس کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں۔ جو خود اس مرحوم بزرگ کے خواب وخیال میں بھی نہ آئی ہوں گی۔ بہر حال ہم کو خدا تعالےٰ نے امت وسطیٰ مقرر فرمایا ہے۔ ہمارا مسلک عدل ہونا چاہیئے۔ اولیاء اللہ کو بعض حالات وقتی پیش آتے ہیں۔ وہ ان کا درجہ نہیں ہوتا۔ اور حالت سکر میں ان سے بعض ایسے کلمات صادر ہوتے ہیں جو کتاب وسنت کے خلاف ہوتے ہیں۔ جن پر بحالت صحو وہ استغفار بھی پڑھتے ہیں۔ لیکن میرا یقین ہے۔ کہ ہمارے مقتدا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حال نہ تھا وہ خدا کے نبی تھے۔ ان پر کوئی رنگ عارضی نہیں تھا۔ اور نہ بعض اولیاء کی طرح وہ حالت سکر میں وہ کچھ فرما دیتے تھے۔ جو بحالت صحو نہ فرماتے وہ خدا کے ہاتھوں سے معطر کی ہوئی روح اپنے انفاس قدسیہ سے ہمیشہ رہنے والی خوشبو اکناف عالم میں پھیلاتی تھی۔ جس سے ہم وابستگان دامن عطوفت نے شام جان کو بہرہ ور کیا۔

اللھم صل وسلم علی عبدک المسیح الموعود

نیازمند اکمل عفا اللہ عنہ

امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کی طرف سے اظہار ہمدردی کا تار

وزارت بحریہ انگلستان کے نام

قارئین اخباروں میں ایک برطانوی آبدوز "تھیٹس" نامی کی غرقابی کی خبر اخبارات میں پڑھ چکے ہیں۔ یورپ میں اس حادثہ کو جس میں قریباً نوے برطانوی غرق ہو گئے جس قدر اہمیت دی گئی اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ہٹلر نے بھی ملک معظم کے نام ہمدردی کا پیغام بھیجا۔ اس موقعہ پر امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن نے بھی ہمدردی کا پیغام ارسال کیا۔ جس کا ذکر ڈیلی ٹیلیگراف اور دوسرے برطانوی اخبارات میں چھپا ہے۔ "ساؤتھ ویسٹرن سٹار" "مسجد ساؤتھ فیلڈز سے ہمدردانہ پیغام" کے عنوان سے لکھتا ہے۔ کہ امام مسجد احمدیہ لنڈن (مولوی جے ڈی شمس) نے اس حادثہ پر وزارت بحریہ کو حسب ذیل تار ارسال کیا۔

تھیٹس کی غرقابی پر قیمتی جانوں کا جو افسوسناک نقصان ہوا اس پر جماعت احمدیہ برطانیہ آپ کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

فرسٹ لارڈ آف ایڈمیرلٹی کی طرف سے آپ کو حسب ذیل جواب دیا گیا۔

"بورڈ آف ایڈمیرلٹی ہمدردی کے اس محبت آمیز پیغام کے لئے جو آپ نے جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے ارسال کیا آپ کا دلی اور مخلصانہ شکر ادا کرنا چاہتی ہے"۔

لنڈن میں یہ جماعت نمایاں ترقی کر رہی ہے۔ مسجد میں نماز کی جماعت میں کئی انگریز بھی شریک ہوتے ہیں۔ جن میں سے کئی ایک ایسے ہیں جو عربی میں نماز جانتے ہیں۔ عنقریب مسجد میں ایک کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ جس کی صدارت ہائی کمشنر آف انڈیا کریں گے۔

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا جلسہ سالانہ امسال ۲۴-۲۵ جون ۳۹ء کو ہوگا رہائش اور خوراک کا انتظام انجمن کی طرف سے ہوگا۔ جلسہ کا انتظام ٹاؤن ہال میں کیا جائے گا۔ جہاں بجلی کے پنکھوں کا انتظام ہوگا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

خاکسار قاسم الدین سیکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

805

حفظان صحت

غذا کے متعلق موجودہ طبی تحقیق

(۱)

انسانی زندگی کے بقا اور قیام اور اس کی حفاظت کے لئے معاشرتی ترقی کے سلسلے میں مہذب دنیا نے جہاں دیگر امور کو اہمیت دی ہے۔ وہاں ایک اہم مسئلہ صحت جسمانی کا ہے۔ جو درحقیقت بقار قوم و بقار نسل کا ضامن ہے۔

موجودہ تمدن اور تہذیب کے ماتحت اس کا بہت کچھ انحصار گھر کی مالکہ پر ہے یعنی صاحب خانہ کماتا ہے۔ اور دستور کے مطابق اپنی کمائی کا بیشتر حصہ گھر کی ضروریات کے لئے گھروالی کو دے دیتا ہے۔ تاکہ وہ اپنے انتظام اور اپنی ذمہ واری پر اسے جس طرح چاہے خرچ کرے۔ مجھے اس وقت یہ بتانا ہے۔ کہ گھر کی ضروریات میں سے اگرچہ سب سے ضروری امر غذا ہے۔ مگر اس کے موزوں استعمال اور موسم کے مطابق انتخاب سے اکثر لوگ ناواقف ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم بیماریوں کا تختہ مشق بنا رہتا ہے۔

ہماری غذا جن مختلف اجزار پر مشتمل ہے وہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) شکریات۔
(۲) شحمیات (روغن تیل، گھی، مکھن وغیرہ)
(۳) لحمیات (۴) نمکیات (۵) پانی
(۶) حیاتین۔

از منہ قدیم سے یہ خیال چلا آتا تھا کہ انسان کی غذا میں اول الذکر پانچ اجزا موجود ہوں۔ تو انسانی جسم کی نشوونما اور پرورش کے لئے کافی ہیں۔ اور ان کے علاوہ کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ لیکن اس صدی کے ابتدائی ربع میں جو تحقیق ہوئی ہے۔ اس نے اس خیال کو بدل دیا ہے۔ اور یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچا دی ہے۔ کہ ان پانچ اجزا پر ہی بنی نوع انسان کی پرورش موقوف نہیں، بلکہ اس کے علاوہ ایک اور شئے بھی ہے جو غذا کا سب سے بڑا اور اہم جزو ہے۔

سنہ ۱۹۰۵ء میں جرمنی کے ایک ماہر طبیب کلہننگ (Khlining) نے اس کی تفتیش کا بیڑا اٹھایا۔ اس کی تحقیق میں اس امر کا بھی خیال رکھا گیا تھا۔ کہ دودھ میں بعض ایسے اجزاء موجود ہیں۔ جنہیں ابھی تک معلوم نہیں کیا جا سکا۔ اور ان اجزار کا جسم انسانی کے نشوونما میں بہت دخل ہے۔

ان امور کے متعلق جو تجربہ حاصل ہوا ہے وہ پرانے زمانے کے بحری سفر اور مہمات۔ نیز قیدیوں کی غذاؤں کے معائنہ سے دریافت ہوا ہے۔ لیکن صحیح سائنٹفک معلومات حاصل کرنے کے لئے ہم ماہرین Hopkins & Egikman کے ممنون ہیں۔

چنانچہ اس امر کی تحقیق کے لئے انہوں نے گنی پگ کی ایک قسم پر تجربات شروع کئے۔ اور ان کو وہ غذا دینی شروع کی جو لحم، شحم، شکریات اور نمکیات کے لحاظ سے مکمل تھی۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد معلوم ہوا کہ ان کی نشوونما رک گئی۔ اس کے بعد انہوں نے تازہ غذائیں اور دودھ بھی شامل کر دیا۔ اور پھر دیکھا کہ نشوونما بہت تیزی سے ہونے لگا۔ اس کی وجہ خود ہاپکنس کے نزدیک یہ تھی کہ دودھ کے اندر ایسے اجزاء ہیں جو متذکرہ بالا اجزار سے جدا ہیں۔ اور نشوونما کے لئے حد درجہ مفید ہیں۔ مگر غذاؤں میں ان کی مقدار اتنی خفیف ہے کہ اس مقدار پر حیات انسانی کا دارومدار نہیں ہو سکتا۔ ان اجزار کی نشوونمائی قیمت حیوانی نشاستہ دار اجزار سے حاصل کی جاتی ہے۔ وہ ان قدرتی مادوں کو جسم میں حاصل کئے بغیر ظہور پذیر نہیں ہو سکتی۔ اس سے اس بات کا اندازہ ہوا کہ غذا کے اندر چند ایسے اجزار بھی پائے جاتے ہیں جو تندرستی کے لئے بیحد مفید ہیں۔ اور ان کے مسلسل فقدان سے جسم میں مختلف قسم کے عوارض پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور انہی کو طبی اصطلاح میں "حیاتین" کہتے ہیں۔

یہ اہم نباتاتی اجزار غذار میں بہت کم مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر سی خنک کی تحقیق کے مطابق ۱۱۰ پونڈ چاول کے چھلکوں میں سے صرف چھ گرین حیاتین مل سکتی ہے۔ اور اس میں سے بھی کار آمد اور عامل جز بہت کم ہے۔

حیاتین کا وجود بیشتر کھانے پینے کی تازہ اشیار میں پایا جاتا ہے۔ اور اس کا فقدان اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ چیز تازہ رہے۔ اور اسے حرارت نہ پہنچے۔ مختصر یہ کہ کھانے پینے کی اشیار جہانتک کم کھلی رکھی ہوں اور جس قدر کم حرارت ان کو پہنچے اور تازہ ہوا اور اس کی قدرتی ہیئت قائم رہے۔ اسی قدر وہ مفید اور کار آمد ہوتی ہیں۔ زیادہ حرارت پہنچانا اور ذخیرہ میں رکھ کر کھانا حیاتین کے فقدان کا باعث ہوتا ہے۔

اس وقت حیاتین کی تعداد ۹ تک پہنچ چکی ہے۔ جن کی تحقیق ماہرین کاورڈ نے سنہ ۱۹۲۹ء اور کیو ہلنگ نے سنہ ۱۹۳۰ء میں اور میبس نے سنہ ۱۹۳۲ء میں کی۔ اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

حیاتین A ۔ B ۔ C ۔ D ۔ E انہیں سے B کے جز پانچ چھ مانے گئے ہیں۔ اور اس طرح کل تعداد نو تک پہنچا دی گئی ہے ان حیاتین میں سے A ۔ D ۔ E محلل شحم کہلاتی ہیں۔ اور بقیہ دو یعنی C ۔ B ۔ Water soluble vitamin یعنی پانی میں حل ہونے والی کہلاتی ہیں۔

خاکسار۔ فیاض حسین تھرڈ ایر سٹوڈنٹ یونانی میڈیکل کالج علی گڑھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوت عام کے ماتحت گذشتہ جمعہ کتنے مقامات پر پڑھایا گیا

مندرجہ ذیل احباب گذشتہ جمعہ مندرجہ ذیل مقامات پر جمعہ کی نماز پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے۔

۱۔ مولوی عبداللہ صاحب اعجاز۔ فیض اللہ چک
۲۔ مولوی غلام احمد صاحب ارشد۔ بہبل چک۔
۳۔ مولوی وقیع الزمان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ڈیری والہ
۴۔ چوہدری محمد علی صاحب دارالرحمت۔ سیکھواں
۵۔ مولوی مقبول احمد صاحب: پیروشاہ
۶۔ مولوی بشیر احمد صاحب سیالکوٹی۔ ہرسیاں۔
۷۔ ماسٹر مامون خانصاحب۔ ٹھیکر یوالہ
۸۔ حکیم عبدالرحمٰن صاحب۔ کلو سوہل۔
۹۔ عبداللہ خانصاحب افغان۔ ڈلہ
۱۰۔ خورشید الرب صاحب۔ لیل کلاں
۱۱۔ مولوی میرولی صاحب۔ بسرا
۱۲۔ مولوی تاج الدین صاحب لائلپوری۔ ونجواں
۱۳۔ حکیم مہر علی شاہ صاحب۔ رجوعہ
۱۴۔ مولوی قمرالدین صاحب تلونڈی جھنگلاں

بھنگواں ہیلس ڈوگر۔ ڈھنڈ سے کوریاں وغیرہ مقامات پر جو لوگ تبلیغ کے لئے گئے تھے انہوں نے جمعہ پڑھایا۔

قادیان سے کچھ دور علاقہ کرن میں مولوی محمد اعظم صاحب اور چوہدری محمد حسین صاحب دوست پور وغیرہ مقامات میں تبلیغ کے لئے گئے ہوئے تھے انہوں نے وہاں جمعہ پڑھایا۔

اس طریق پر تقریباً بیس مقامات پر جمعہ پڑھانیکا انتظام قادیان کے دوستوں کے ذریعہ کیا گیا۔ اصل میں قادیان کے ارد گرد بہت سے گاؤں ہیں۔ احمدیوں کی یہ بڑی خواہش رہتی ہے کہ جو لوگ قادیان میں جمعہ پڑھنے نہ جا سکتے ہوں۔ انکو جمعہ پڑھانے کے لئے قادیان ہی کے بزرگ تشریف لے جائیں۔ اس سے انکو نماز جمعہ کے فوائد سے زیادہ حصہ ملتا اور ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ توقع ہے کہ آئندہ جمعہ پھر بھی اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ حصہ لے کر بیرونی احباب کو مستفیض [illegible]

اہم ملکی حالات اور واقعات

کسان ایجی ٹیشن کے متعلق حکومت پنجاب کا اعلان

۱۷ جون کو پنجاب گورنمنٹ نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ جو لوگ یہ تحریک چلا رہے ہیں۔ ان کے پاس اس کے جواز کی کوئی وجہ نہیں۔ وہ صرف سادہ لوح کسانوں کو جمع کر کے اور غلط پروپیگنڈا کے ذریعہ ان کو جیلوں میں بھجوا کر اپنی اغراض پورا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ پیشہ ور ایجی ٹیٹر ہیں۔ جو کسی نہ کسی حیلے سے اپنے آپ کو گرفتاری سے بچائے ہوئے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ حکومت کو زیادہ سے زیادہ پریشانی میں مبتلا کریں۔ جو کسان ان کی باتوں میں آ کر قید ہو چکے ہیں۔ ان میں سے بعض کو جب جیل میں حقیقت حال سے آگاہ کیا گیا۔ تو وہ بہت حیران ہوئے۔ حکومت نے ایسے چالبازوں سے سادہ لوح کسانوں کو بچانے کے لئے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایسے لوگوں کے خلاف ضابطہ فوجداری کے ماتحت فوری کارروائی کی جائے۔ جو دوسروں کو قانون شکنی کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور اگر یہ اقدام بھی ناکافی ثابت ہوا۔ تو حکومت مزید سخت قدم اٹھانے میں بھی تامل نہ کرے گی۔ اور موقع کے لحاظ سے مناسب کارروائی کر کے اس شورش کا انسداد کر کے رہے گی۔ ایسے تمام بارسوخ اصحاب کو جو پنجابی کسانوں کے لئے اپنے دل میں ہمدردی کے جذبات رکھتے ہیں۔ چاہیئے۔ کہ خود غرض ایجی ٹیٹروں کے دجل و فریب سے بھولے بھالے کسانوں کو آگاہ کریں۔ اور ان کے بے بنیاد پروپیگنڈا کی حقیقت ان پر عیاں کر دیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ جیلوں میں جانے والوں میں سے اکثر بے روزگار یا کام کے ناقابل بوڑھے اور بچے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ بھی شامل ہیں۔ جن کا اپنے کھیتی باڑی کے کام سے اتنا عرصہ علیحدہ رہنا ان کے علاوہ صوبہ کے لئے بھی شدید اقتصادی نقصان کا موجب ہو سکتا ہے۔

لکھنؤ میں شیعہ سنی کشیدگی

لکھنؤ کے شیعہ رہنماؤں کا ایک وفد مولانا ابوالکلام آزاد سے ملنے کے لئے کلکتہ گیا تھا۔ اور اب واپس آ گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولانا کے سامنے ان لوگوں نے بعض مطالبات پیش کئے تھے۔ اور کہا تھا۔ کہ اگر یہ پورے کر دیئے جائیں۔ تو ایجی ٹیشن بند کر دی جائے گی۔ ایک تو شیعہ قیدیوں کے لئے جیلوں میں سہولتیں بہم پہنچانے کے متعلق تھا۔ ایک یہ کہ زیر دفعہ ۱۰۷ جو مقدمات شیعوں پر دائر ہیں۔ وہ واپس لے لئے جائیں۔ شیعہ اخبارات سے جو ضمانتیں لی گئی ہیں۔ وہ واپس کی جائیں۔ جو طلباء قید ہیں۔ ان کو ضرور ۸ جولائی تک رہا کر دیا جائے تا وہ سکولوں اور کالجوں میں تعطیلات ختم ہونے کے ساتھ اپنی تعلیم شروع کر سکیں اسی طرح تعلیمی اداروں کے کارکنوں کو جو ستیہ آگرہ میں قید ہو چکے ہیں کوئی نقصان نہ پہنچنے کا وعدہ حکومت کی طرف سے کیا جائے۔ پبلک میں سے بھی معززین کا وفد تمام جیلوں کا معائنہ کرے۔ اور شیعہ قیدیوں سے دریافت کرے۔ کہ وہ ایجی ٹیشن کو بند کرنا چاہتے ہیں یا جاری رکھنا۔ معلوم ہوا ہے کہ مولانا آزاد نے ان لوگوں سے کہا تھا۔ کہ ان کی تمام شرائط تسلیم کر لی جائیں گی۔ لیکن مقدمات اور ضمانتوں کی واپسی کا مطالبہ ایجی ٹیشن کے بند ہونے کے بعد منظور کیا جائے گا۔

وفد نے واپس لکھنؤ پہنچ کر تمام صورت حالات پر غور کرنے کے بعد اعلان کیا ہے۔ کہ ابھی صلح کے لئے سازگار فضا پیدا نہیں ہوئی۔ اس لئے فی الحال اس تحریک کو ملتوی نہیں کیا جا سکتا۔ مناسب فضا پیدا ہونے پر شیعہ ہر وقت اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد اگر چاہیں۔ تو حکومت یوپی سے ان کے مطالبات منوا سکتے ہیں کیونکہ حکومت پر ان کا خاص اثر ہے۔

فارورڈ بلاک اور کانگریس

کانگریس کے رائیٹ ونگ اور لیفٹ ونگ یعنی فارورڈ بلاک والے گو ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کا پبلک کو کتنا یقین دلائیں۔ اور یہ ظاہر کریں۔ کہ یہ اختلاف کانگرسی تحریک کے لئے موجب ترقی ہوگا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ خوفناک افتراق کا پیش خیمہ ہے۔ اور دونو فریق ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے عجیب عجیب چالیں چل رہے ہیں۔ گاندھی جی اور ان کے ساتھیوں نے مسٹر بوس اور ان کی پارٹی کو کانگرس سے نکال کر گویا سمجھ لیا تھا۔ کہ اب وہ ان کے رستہ سے ہٹ گئے ہیں۔ لیکن فارورڈ بلاک کے قیام کے بعد مسٹر بوس کو جو کامیابی ہو رہی ہے۔ اور جس کا اندازہ ان کے پنجاب کے حالیہ دورہ سے بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ اس سے کانگرس کے پرانے اور آزمودہ کار عمائد غافل نہیں ہیں۔ اور اب ان کی طرف سے ایک نہایت ہی خطرناک چال چلی جا رہی ہے۔ بمبئی سے ۱۷ جون کی خبر ہے۔ کہ کانگرس کے لئے جو نیا کانسٹی ٹیوشن زیر تجویز ہے۔ اس میں ایک شق یہ بھی رکھی گئی ہے۔ کہ کانگرس کے کسی ممبر کو کسی دوسری جماعت کا خواہ وہ کانگرس کے اندر ہو یا باہر ممبر بننے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ اس کے جواز میں یہ بات پیش کی جا رہی ہے۔ کہ ہائی کمانڈ اس ذریعہ سے کانگرس کی پارٹی بازی کو دور کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ کانگرس کے ممبر دوسرے اداروں میں شریک نہ ہوں۔ لیکن اس کا حقیقی مقصد فارورڈ بلاک کو کانگرس سے علیحدہ کرنا ہے۔ اگر یہ تجویز پاس ہو گئی۔ تو مسٹر بوس اور ان کے ساتھیوں کو یا تو اپنی علیحدہ تنظیم ختم کرنی پڑے گی۔ اور یا پھر کانگرس سے علیحدہ ہونا پڑے گا۔ اور یہ دونو صورتیں ہائی کمانڈ کے لئے مفید ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاست میسور کا وفد پنڈت نہرو کی خدمت میں

ایک گذشتہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے۔ کہ ریاست میسور کے کانگریسیوں کا ایک وفد جب گاندھی جی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو انہوں نے اسے پنڈت نہرو اور سردار پٹیل سے ملنے کی ہدایت کی تھی۔ چنانچہ وہ لوگ بمبئی پہنچے۔ گاندھی جی نے تو اعلان کر دیا ہے۔ کہ ریاستی باشندوں کو حکام سے میل ملاپ کے ذریعہ جو ملے سے لینا چاہیئے۔ لیکن پنڈت جی نے کہا۔ کہ ریاستوں میں مکمل ذمہ دار حکومت کے مطالبہ کو کم کرنا غیر مناسب ہے۔ اور اس مقصد کو پیش نظر رکھ کر ایجی ٹیشن جاری رکھنی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں اگر گرفتاریاں ہوں۔ یا رعایا پر کوئی پابندیاں عائد کی جائیں۔ تو ان چیزوں کو خوشی سے برداشت کرنا چاہیئے۔ اور اس طرح اجتماعی سول نافرمانی کے لئے طاقت اور قوت حاصل کرنی چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ کہ ریاست میسور میں فوری اقدام کے متعلق بہترین جج اس ریاست کے باشندے ہی ہو سکتے ہیں۔ جو وہاں کے حالات سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اس کے متعلق وہ خود بخود جو فیصلہ مناسب سمجھیں کریں۔

احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ زیر لیکویڈیشن

کمپنی مذکور کا سالانہ اجلاس جس کی بابت حصہ داران کو مطلع کیا جا چکا ہے۔ مورخہ ۲۳/۶/۳۹ بوقت ۴ بجے بعد دوپہر "یوسف منزل" قادیان پر منعقد ہوگا۔

چوہدری محمد یوسف پلیڈر لیکویڈیٹر احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ ۱۷/۶/۳۹ء

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

ٹین ٹسین میں صورت حالات

لنڈن سے ۲۰ جون کی خبر مظہر ہے۔ کہ محصور علاقوں میں اشیاء خورونوش کا قحط رونما ہے۔ جاپانیوں نے دریا کی طرف بھی موٹر بوٹ کھڑے کر دئے ہیں۔ تا اس رستہ سے کوئی چیز نہ پونچ سکے۔ تجارت معطل ہو چکی ہے۔ گرمی سخت پڑ رہی ہے۔ اور برف مل نہیں سکتی برطانوی حکام نے جو آٹا آنے کی فروخت پر بھی پابندیاں عاید کر دی ہے۔ جس سے جاپانی اور بھی سیخ پا ہوئے ہیں۔ لوگ سخت مصیبت میں ہیں۔ بعض روسیوں نے ممنوعہ علاقہ میں داخل ہونا چاہا۔ تو انہیں ننگا کر کے تلاشی لی گئی۔ تا کپڑوں میں چھپا کر کوئی چیز اندر نہ لے جائیں روم اور برلن میں مقیم جاپانی سفراء جرمن حکام سے کئی کانفرنسیں کر چکے ہیں۔ جن میں مشرق بعید میں جاپان و برطانیہ کے تعلقات میں کشیدگی کا موضوع زیر بحث آ تا رہا۔ جاپانی اخبار لکھ رہے ہیں۔ کہ جرمنی جاپان کے طرز عمل کو حق بجانب سمجھتا ہے۔ جرمن اخبار لکھتے ہیں۔ کہ برطانیہ روس کے ساتھ ملکر جرمنی کو محصور کرنا چاہتا تھا۔ مگر اب یہ صیاد خود ہی اپنے دام میں گرفتار ہو گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ روس کے ساتھ ماسکو میں جو گفتگوئے مصالحت جاری ہے۔ اس کے سلسلہ میں روس نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اگر جاپان کے ساتھ اس کی جنگ چھڑ گئی۔ تو فرانس و برطانیہ اس کی امداد کا وعدہ کریں۔ اور اگر وہ جاپان سے نبرد آزما ہوئے۔ تو روس ان کا ساتھ دیگا۔ ایک جاپانی نیوز ایجنسی نے لکھا ہے۔ کہ برطانیہ کی یہ تجویز کہ کسی تیسری حکومت کو ثالث بنا لیا جائے۔ قطعاً ناقابل قبول ہے۔ برطانیہ کو چاہیئے۔ کہ چین میں اپنی پالیسی میں تبدیلی کرے۔ شنگھائی سے ۱۸ جون کی خبر ہے۔ کہ بین الاقوامی بستی کی سرحد پر جاپانی سپاہیوں نے پولیس جنرل پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ حملہ آور رائفلوں اور پستولوں سے مسلح تھے۔ حالات نے نہایت نازک صورت اختیار کر لی۔ کیونکہ ان کے مقابلہ کے لئے برطانوی سپاہ بھی میدان میں آ گئی تھی۔ مگر مفاہمت کی صورت پیدا ہو گئی۔ اور جاپان سے چینی سپاہی واپس ہو گئے۔ ان کے بعد برطانوی فوج بھی چلی گئی۔

جرمنی اور اٹلی کا عرب ممالک میں پروپیگنڈا

اخبار ٹائمز کے نامہ نگار مقیم برلن کی اطلاع ہے۔ کہ جرمنی کی وزارت پروپیگنڈا نے عراق کے بعض ادباء کی خدمات حاصل کی ہیں۔ جو جرمنی کے براڈ کاسٹنگ سٹیشن سے عربی میں تقریریں کیا کریں گے۔ اسی طرح مسولینی نے شام کے بعض مشہور اہل زبان اور مقررین کی خدمات حاصل کی ہیں۔ تا وہاں کے ریڈیو سٹیشن سے عربی زبان میں پروپیگنڈا کیا جا سکے ان دونو کا مقصد یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو عرب ممالک میں اپنے متعلق فضاء کو صاف کریں۔ اور دوسرے جہاں تک ممکن ہو۔ برطانیہ کے خلاف رائے پیدا کریں۔ البانیہ کی تسخیر کے بعد اسلامی ممالک میں اٹلی کے خلاف جو جذبات پیدا ہو چکے ہیں۔ ان کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسولینی نے یہ انتظام ضروری سمجھا ہے۔ اور گو اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ عرب مسولینی کے خلاف ہیں۔ لیکن فلسطین میں برطانوی پالیسی بھی ان کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اور وہ اپنے دلوں میں اس کے خلاف بھی جذبات موجزن پاتے اور اس لئے ان کے مخالفوں کا آلۂ کار بننے کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ عراقی اور شامی ہوائی جہازوں کے ذریعہ جرمنی اور اٹلی پونچ چکے ہیں۔ اور جلد اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں مشغول ہو جائیں گے۔

اس کے علاوہ انقرہ سے ۱۷ جون کی خبر ہے۔ کہ جرمنی نے ترکی کے خلاف بھی بزبان عربی تقریریں نشر کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ جس کے خلاف ترکی کئی بار احتجاج کر چکا ہے۔ مگر سب بے سود۔ جرمنی نے اپنے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اس لئے اب ترکی نے بھی عربی میں تقریریں براڈ کاسٹ کرنے کا انتظام کیا ہے۔ تا جرمن کے پھیلائے ہوئے زہر کا ازالہ ہو سکے۔ جرمنی کی طرف سے ترکی اور برطانیہ کے معاہدہ کے متعلق یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ اس کا مقصد عرب ممالک کی آزادی کو ختم کر کے انہیں برطانیہ کے زیر اثر لانا ہے۔ اور اس طرح عربوں کو ترکوں کے خلاف سخت مشتعل کیا جا رہا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترکی اخبار نویسوں کا وفد برطانیہ میں

آج کل ترکی اخبار نویسوں کا ایک وفد لنڈن میں وارد اور حکومت کے مہمان کی حیثیت سے مقیم ہے۔ اس وفد میں چھ اخبار نویس معہ اپنی بیویوں کے شامل ہیں۔ اس کی آمد کا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ برطانوی معاشرت اور سیاسیات کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنی معلومات اور تعلقات کو وسیع کرے۔ حکومت نے انہیں مختلف مقامات کی سیر کرانے کا انتظام کیا۔ اور کئی سرکاری و غیر سرکاری دعوتوں میں مدعو کیا گیا۔ اس کے ارکان میں ایم برہام بے جو ترکی وزارت خارجہ کے پریس کے ڈائرکٹر ہیں بھی شامل ہیں۔ ایک پریس انٹرویو میں انہوں نے کہا۔ کہ برطانیہ اور ترکی کا رستہ ایک ہی ہے۔ اور اس لئے ایک دوسرے کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ دونو ممالک دنیا کے امن کی حفاظت چاہتے ہیں۔ اور دونو میں جو معاہدہ ہوا ہے۔ وہ معقولیت اور دلائل پر مبنی ہے۔ ایک اور اخبار نویس نے پریس کے نمائندہ سے کہا۔ کہ چونکہ دونو ممالک کو ایک ہی خطرہ درپیش ہے اس لئے دونو ملک اس سے بچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک اور رکن وفد سے جب برطانوی پریس کے ایک نمائندہ نے انٹرویو کیا اور انگلستان کے متعلق اس کی رائے دریافت کی۔ تو اس نے کہا۔ کہ لنڈن کے اخبارات واقعہ کے ظہور میں آنے سے قبل اس کے متعلق رائے معلوم کرنا چاہتے ہیں ابھی تو میں آیا ہوں۔ جب لنڈن دیکھ لوں گا۔ تو رائے کا بھی اظہار کر سکوں گا۔

طرابلسی عرب اور حکومت مصر

سپین میں جنرل فرینکو کی کامیابی کے بعد یہ خبریں آ رہی تھیں۔ کہ مسولینی عنقریب ٹیونس پر حملہ کریگا۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ جو جرمن ماہرین جنگ جنگی استحکامات کے معائنہ کے لئے وہاں گئے۔ ان کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے اس نے اس خیال کو ترک کر دیا ہے۔ اور اب تجویز یہ ہے کہ طرابلس سے مصر پر حملہ کیا جائے۔ طرابلسی عربوں کو اس سکیم سے آگاہی ہو چکی ہے۔ اسلئے وہ ہزاروں کی تعداد میں سرحد کو عبور کر کے مصر میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور مصری فوج میں شامل ہو کر اٹلی سے نبرد آزما ہونے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر رہے ہیں۔ اس پر حکومت اٹلی نے احتجاج کیا۔ تو حکومت مصر نے اسکے جواب میں لکھا ہے کہ ان لوگوں کو مصری فوج میں بھرتی نہیں کیا جائے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ خبر بھی ہے کہ اس سلسلہ میں حکومت مصر اور سنوسی قبائل کے مابین ایک معاہدہ قرار پایا ہے جس کی تفاصیل صیغہ راز میں ہیں۔ لیکن اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ اٹلی کو طرابلس سے نکال دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان خبروں سے اٹلی کے سیاسی حلقوں میں بہت بے چینی اور ہیجان پیدا ہو رہا ہے۔

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھیئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب۔ یو پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ

ہے۔ جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے اور ایڈڈ بھی۔ ہر مذہب و ملت کے تقریباً ایک صد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔ (مینیجر)

اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ چنبن آملہ ہیئر آئل رجسٹرڈ ہمیشہ استعمال کیا کریں (مینیجر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ البانیہ کے سابق شاہ زوغو کو اپنی ملکہ کے ہمراہ لنڈن میں رہنے کی اجازت مل گئی ہے۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ سیاسیات میں کوئی دخل نہ دیں گے۔

برلن ۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر آسٹریا کی طرح ہنگری کو بھی جرمن مملکت میں شامل کرنا چاہتا ہے۔ اگر وہ اس مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ تو پھر رومانیہ پر ہاتھ صرف کرے گا۔

لکھنؤ ۸ جون۔ یوپی کی پراونشل کانگرس کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کانگرسی انفرادی حیثیت سے حیدر آباد کی تحریک ستیہ آگرہ میں حصہ لے سکتے ہیں لیکن اس سلسلہ میں جلسوں اور جلوسوں وغیرہ کا انتظام کرنے کی اجازت نہیں۔

پشاور ۸ جون۔ مسٹر بوس کے یہاں پہنچنے پر سرخپوشوں۔ خاکساروں مسلم لیگیوں سوشلسٹوں اور ہندو مہاسبھائیوں نے مل کر آپ کا شاندار استقبال کیا۔ اور تمام بڑے بڑے بازاروں میں جلوس نکالا۔ شہر کو اچھی طرح آراستہ کیا گیا تھا

پشاور ۸ جون۔ وزیر اعظم صوبہ سرحد ڈاکٹر خان صاحب کا نوجوان لڑکا مسٹر جان خان صاحب جو سولہ برس انگلستان میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد گذشتہ سال ہی واپس آیا تھا۔ بعارضہ ٹائیفائڈ چند روز بیمار رہ کر ۲۴ سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ یہ لڑکا ڈاکٹر صاحب کی یورپین بیوی کے بطن سے تھا۔

لکھنؤ ۷ جون۔ شیعہ اور سنی مسلمانوں میں باہم کشیدگی کے پیش نظر کرفیو آرڈر ایک ماہ کے لئے اور قائم رکھا گیا ہے۔ مگر اس کا اطلاق صرف مسلمانوں پر ہو گا۔

لنڈن ۸ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ چیکوسلوا کیہ میں نازی شدید مظالم کر رہے ہیں۔ جرمنی کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ غیر ملکی اخبارات پڑھنا ممنوع ہیں

بعض علاقوں میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ نازیوں نے لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا ہے۔

دہلی ۷ جون۔ مسلمانان جے پور کا ایک جتھا ریاست میں سول نافرمانی کے لئے کل روانہ ہو چکا ہے جس میں پندرہ رضاکار ہیں۔ آئندہ یہ سلسلہ باقاعدہ اور مسلسل جاری رہے گا۔

شملہ ۸ جون۔ اس علاقہ کی پہاڑی ریاستوں کی ایک کانفرنس جولائی میں یہاں منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں حفظان صحت اور تعلیم وغیرہ کے سلسلہ میں بعض مشترکہ انتظامات کے امکان پر غور کیا جائے گا۔ نیز ان سب ریاستوں کے لئے شملہ میں ایک ہائیکورٹ قائم کیا جائے گا۔

شولاپور ۸ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۲ جون تک آریہ ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں ۹۱۰۳ آریہ سماجی گرفتار ہو چکے ہیں۔ اور پانچ لاکھ سے زائد روپیہ اس تحریک پر خرچ ہو چکا ہے۔

لنڈن ۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چیمبرلین اس وقت تک جرمنی کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں گفت و شنید کا سلسلہ شروع ہے۔ اگر اس کوشش میں کامیابی ہو گئی تو پھر روس کے پیچھے پیچھے پھرنے کی ضرورت نہ رہے گی۔ کہا جاتا ہے کہ جرمن گورنمنٹ کو ایک نوٹ بھی ارسال کیا گیا ہے۔

امرتسر ۸ جون۔ چار کسان لیڈر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان کے خلاف الزام یہ ہے۔ کہ وہ لوگوں کو خلاف قانون مجمع بنانے کی تحریک کرتے ہیں۔ اور لاہور میں کسان ایجی ٹیشن کے لئے امرتسر سے رضاکار مہیا کرتے ہیں۔ اس تحریک کے بعض اور کارکنوں کی بھی تلاش جاری ہے۔

پٹیالہ ۸ جون۔ جمعیۃ العلماء پنجاب کی طرف سے مہاراجہ پٹیالہ کو لکھا گیا تھا۔ کہ جمعیۃ کے ایک وفد کو ریاست میں آکر حالات کا مطالعہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ مگر مہاراجہ صاحب نے اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اور اطمینان دلایا ہے۔ کہ ہندو مسلم فسادات کے متعلق صحیح تحقیقات کی جائے گی۔

لاہور ۸ جون۔ راجہ صاحب منڈی نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو لوگ بیواؤں کی شادی کریں گے انہیں مالی امداد دی جائے گی۔

کلکتہ ۸ جون۔ کانگرس کے آئین میں ایک ترمیم کا نوٹس دیا گیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ بنگال کے لوگوں سے ممبر شپ کا چندہ نہ لیا جائے۔

ہوشیارپور ۸ جون۔ آل انڈیا دیانند دلت ادھار مشن ہوشیارپور نے یکم جون ۱۹۳۹ء سے اب تک ۱۳۲۷ ہندوؤں کو شدھ کیا ہے اس کے علاوہ چودہ عورتوں اور بچوں کو جو اغوا شدہ تھے۔ ان کے گھروں میں پہنچایا۔

لنڈن ۸ جون۔ ڈاکٹر بینز سابق صدر جمہوریہ چیکوسلوا کیہ کے بھائی نے ایک بیان شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ اس وقت قریباً پچاس ہزار چیک نازی حکومت نے نظر بند کر رکھے ہیں۔ جن میں بعض بڑے بڑے قابل لوگ ہیں۔

کلکتہ ۸ جون۔ گذشتہ شب ایک قریبی گاؤں میں فساد ہو گیا بعض ہندو سڑک کاٹنا چاہتے تھے جس پر مسلمانوں نے اعتراض کیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ہندو اس سے باز آ گئے مگر پھر بھی فساد ہو گیا۔ ایک آدمی ہلاک اور ایک مجروح ہوا۔

استنبول ۸ جون۔ ترکی اخبارات نے لکھا ہے کہ شاہ فاروق والی مصر جولائی کے وسط میں بذریعہ ہوائی جہاز انگورہ آئیں گے۔ اور ترکی حکومت کے ساتھ بعض اہم معاملات پر گفتگو کریں گے۔

ایتھنز ۸ جون۔ رومانیہ کے وزیر خارجہ نے یہاں اپنا کام ختم کر لیا ہے۔ ایک ملاقات میں آپ نے کہا۔ کہ میں نے ترکی اور یونان کا دورہ اتحاد بلقان کی مضبوطی کے پیش نظر کیا ہے۔ اگر بلغاریہ بھی اس اتحاد میں شریک ہو جائے۔ تو رومانیہ کو بہت خوشی ہو گی۔

لنڈن ۸ جون۔ حکومت پولینڈ اڑھائی کروڑ سے پانچ کروڑ پونڈ تک رقم برطانیہ سے بطور قرض لینا چاہتی ہے۔ اور اس کے متعلق گفت و شنید شروع ہے۔ ایک برطانوی فوجی وفد پولینڈ کے دورے حال میں واپس آیا ہے اور اس نے سفارش کی ہے۔ کہ پولینڈ کو سامان جنگ بہم پہنچایا جائے۔

اوکاڑہ ۸ جون۔ یہاں گندم وڈہ ۳/۳/۲ لائل پوری گندم وڈہ ۲/۳/۹ اور گھی ۳۸/-/- گڑ ۷/۸/- اور شکر ۸/۸/- ہے بنولہ دیسی ۲/۸/- جرٹ افوالہ میں گھی ۳۷/۴/- گندم فارم نمبر ۵۹۱ -/۶/۵/۲

نہ ڈاکٹر ← نہ حکیم

میں نہ ڈاکٹر ہوں نہ حکیم ایک معمولی ریلوے تار بابو ہوں۔ مجھے ایک مہاتما جی نے ایک نسخہ بتلایا ہے جس کے کھانے سے سفید بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اب نہ خضاب کی ضرورت نہ تیل کی خواہ کسی وجہ سے سفید ہو گئے ہوں جس صاحب کو ضرورت ہو قیمت فی بکس ایک روپیہ محصولڈاک ۵ رو دو بکس منگوانے پر محصولڈاک معاف۔ نسخہ ہمراہ پارسل مفت تاکہ آئندہ کیلئے خود تیار کر سکیں۔ جلد منگوائیے۔ ملنے کا پتہ

لیٹ تار بابو معرفت

انگلش واچ کمپنی لودیانہ

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی